سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۸ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

کل حضور نے پانچ احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ نیز حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

فوری ادائیگی کی ضرورت

— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —

وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے احباب جماعت سے مخلصانہ گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی فرمائیں۔ تو بہت ہی کار ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۸ مئی۔ گزشتہ رات عشاء کے قریب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی اور مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہو گیا نصف شب کے قریب خاصی تیز آندھی آئی اور خفیف سی بوندا باندی بھی ہوئی۔

یوم خلافت کے موقع پر ربوہ میں وسیع پیمانے پر جلسہ کا انعقاد

خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات علمائے سلسلہ کی پُر ایمان افروز تقاریر

ربوہ — مورخہ ۲۷ مئی کو جس روز آج سے ۵۶ سال قبل خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کا قیام عمل میں آیا تھا ربوہ میں یوم خلافت اہتمام سے منایا گیا۔ اس روز نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے ادا فرمائے علمائے سلسلہ نے خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر احباب کو کامل اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے، ہمیشہ ہی غیر متزلزل ایمان کی دولت سے مالا مال رہنے، پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے، نئی نسلوں پر خلافت کی عظمت و اہمیت واضح کرنے، خدمت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے اور خصوصیت کے ساتھ دعاؤں پر زور دینے کی پُر زور تلقین فرمائی تا کہ خلافت احمدیہ روز بروز استحکام پذیر ہو کر قیامت تک چلتی چلی جائے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ احمدیہ کے طالب علم عبد السلام صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے "خلافت" کے موضوع پر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے حضرت قاضی صاحب موصوف کا وہ مضمون پڑھ کر سنایا جو آپ نے اس خاص جلسہ کے لئے تحریر فرما کر ارسال فرمایا تھا۔ احباب نے یہ مضمون جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال اور خلافت اولیٰ کے قیام سے متعلق بعض چشم دید حالات پر مشتمل تھا بہت توجہ سے سنا۔

بعدہ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ آپ نے سورہ نور کی بعض آیات کی تفسیر بیان کر کے ثابت کیا کہ خلافت کا نظام اللہ تعالیٰ خود اپنے ہاتھ سے قائم فرماتا ہے اور اس لئے قائم فرماتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ سے وہ خدائی نور جو نبی کی وساطت سے دنیا میں آتا ہے اس کا سلسلہ نبی کی وفات کے بعد ممتد اور لمبا ہوتا چلا جائے۔ اور اس طرح دنیا میں نبی کے مقاصد کی تکمیل کا موجب بنے سو خلافت کا آسمانی نظام ایک عظیم الشان انعام کی حیثیت رکھتا ہے اور جس جماعت کو یہ عظیم الشان انعام عطا ہو اس کی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ جماعت مومنین خلافت کے آسمانی نظام سے وابستہ ہو کر خدائی تائید و نصرت سے نوازی جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کے افراد کو دین کی سربلندی کی جدوجہد میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آتی ہے۔

ازاں بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "استحکام خلافت سے متعلق جماعت کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات واضح کرنے کے بعد احباب کو اطاعت کا کامل نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز واضح فرمایا کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ نظام خلافت کے قیامت تک قائم رہنے کا وعدہ ہمارے حق میں پورا ہوتا چلا جائے اور ہم اور ہماری نسلیں اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی سعادت حاصل کرتی چلی جائیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اطاعت کا کامل نمونہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف خود غیر متزلزل ایمان سے ہمیشہ ہی مالا مال رہیں اور نیک اعمال بجا لانے میں پورے عزم و ہمت اور تعہد کا ثبوت دیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

امراء اضلاع و احباب جماعت فوری توجہ فرماویں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ۳۰ مئی ۱۹۶۴ء کو میٹرک کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت میں پُر زور تحریک کر کے خوشحال احباب کے محنتی، نیک اور ہونہار بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کرانے کے لئے تیار کریں اور جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تمام احباب جماعت اس بارہ میں فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید ضلع لاہور

مکرم سید محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید لاہور شہر اور ضلعی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب سے پورا پورا تعاون فرماویں تا کہ وہ سو فیصدی وعدوں اور چندوں کی وصولی کر سکیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مئی ۶۴ء

مسلمانوں کے حالات کس طرح بدل سکتے ہیں

ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ میں جو مولوی محمد منظور صاحب نعمانی کی زیرادارت شائع ہوتا ہے ایک طویل اور بصیرت افروز مقالہ "حالات بدل سکتے ہیں" کے زیر عنوان جناب وحید الدین خان صاحب (اعظم گڑھ) کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

اس مقالہ میں مسلمانوں کی عمومی حالت اور خصوصاً بھارت کے مسلمانوں کے حالات کے پیش نظر اس امر کی تشریح کی گئی ہے کہ آج مسلمان کیوں اس نکبت کے عالم سے دوچار ہیں۔ اس تعلق میں ذیل کے چند اقتباسات قابل غور ہیں۔ مقالہ نگار مضمون کو ان ڈرامائی الفاظ سے شروع کرتا ہے:-

"اے قریش کے لوگو! اے قریش کے لوگو!"
—— اب سے ساڑھے چودہ سو برس پہلے ایک صبح کو اس آواز نے مکہ کی آبادی میں ہیجان پیدا کر دیا۔ پکارنے والا وہ شخص تھا جو پچھلے چالیس برس سے اپنی بے داغ زندگی کے لئے مشہور ہو چکا تھا۔ بستی کے تمام معززین بستی کے باہر پہاڑی کے دامن میں اکٹھا ہو گئے۔ حاضرین سخت انتظار اور اضطراب کی حالت میں اپنے قابل احترام پکارنے والے کو دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ان کی بستی کا سب سے زیادہ سچا اور سب سے بڑا خیر خواہ جو پہاڑی کے اوپر کھڑا ہوا ہے پہاڑی کے دوسری طرف سے کسی زبردست حملہ آور دشمن کی خبر دینے والا ہے —— مگر لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی جب انہوں نے وہ صفا کے مقرر کی تقریر سنی کیونکہ اس کی ساری تقریر کا خلاصہ صرف یہ تھا

واللّٰہ لتحاسبنّ بما تعملون
جمہرۃ خطب العرب حصہ اوّل ص۵۱
خدا کی قسم تمہارے عمل کے مطابق تم سے معاملہ کیا جائے گا۔

لوگوں نے کہا —— "کیا ہمیں اسی لئے بلایا تھا۔ بیکار ہمارا وقت برباد کیا!" اور منتشر ہو گئے۔

آج کچھ ایسی ہی صورت ان لوگوں کی ہے جو موجودہ حالات میں ہندوستان کے مسلمانوں کو ان کے کرنے کا کام بتا رہے ہیں۔ اگر ان مسلمانوں سے کہیئے کہ ملک کی اکثریت تمہاری دشمن ہے۔ اگر اس کے خلاف احتجاج کی تدبیریں بتائیے، اگر یہ انکشاف کیجیئے کہ دستور ہند کی فلاں فلاں دفعات تمہارے لئے یہ امکان پیدا کرتی ہیں کہ تم عدالت میں اپنا مقدمہ لے جا کر اکثریت کے مظالم کا انسداد کر سکتے ہو تو یہ باتیں بہت جلد مسلمانوں کی سمجھ میں آ جائیں گی۔ اس کے برعکس جب دین کا فہم رکھنے والے ان سے کہتے ہیں کہ اپنے خدا کو پکڑو کیونکہ اس کے چھوٹنے ہی کے نتیجے میں یہ بلا و وبالی تمہارے سر پر پڑا ہے تو یہ بات مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ ناصحین چونکہ خارجی دشمن سے براہ راست مقابلے کی تدبیریں نہیں بتاتے بلکہ خود اپنے اندرونی دشمن کو زیر کرنے کی تلقین کر رہے ہیں اس لئے اس ملک کے مظلوم مسلمانوں کو یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سے جو لوگ ذرا سنجیدہ ہیں وہ دل ہی دل میں سوچ کر خاموش رہ جاتے ہیں اور جو بیباک ہیں وہ فوراً کہہ اٹھتے ہیں —— "مولوی سیاست نہیں جانتا"۔ میں کہوں گا کہ یہ مولوی کی بات نہیں بلکہ خدا کی بات ہے۔ اگر تم کو کہنا ہے تو یوں کہو کہ خدا سیاست نہیں جانتا۔ اس کے جواب میں مولوی کی سیاست دانی پر تبصرہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔"

(الفرقان لکھنؤ اپریل و مئی ۶۴ء ص۲۳-۲۴)

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار "سیاسی تدبیروں کا جائزہ" لیتے ہیں اور واقعات و دلائل سے اس نتیجہ پر پہنچاتے ہیں کہ بھارتی مسلمانوں کی ایسی تدابیر کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں اور نہ یہ تدبیریں ان کی حقیقی مرض کی دوا ہیں۔

ہمیں یہاں اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ فاضل مقالہ نگار ان تدابیر کی بے اثری کا نتیجہ نکال کر سوال کرتے ہیں "پھر کیا ہم احتجاج اور مطالبات کی مہم ترک کر دیں؟" اس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں کہ

"ترک نہ کیجئے بلکہ اس مہم میں اپنے خدا کو بھی شریک کر لیجئے۔ اگر آپ ایسا کر سکیں تو یکایک آپ دیکھیں گے کہ طاقت کا توازن بدل گیا ہے کیونکہ خدا اس کائنات کی سب سے بڑی طاقت ہے وہ جس کے ساتھ ہو جائے وہ کمزور نہیں رہتا۔ وہ جس کو غالب کرنا چاہے، کوئی اسے زیر نہیں کر سکتا مذکورہ بالا تمام تدبیریں جن پر مسلمان اپنے مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں اعتماد کر رہے ہیں، وہ سب اپنی مجرد شکل میں مسئلے کو معبودِ حکومت اور معبودِ عوام کے سامنے پیش کرنے کی صورتیں ہیں مگر آپ کے مسئلے کا حقیقی حل یہ ہے کہ آپ اس کو اپنے معبودِ برحق کے سامنے پیش کریں۔ آپ اس کے لئے اپنے خدا سے درخواست کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کے مسلمان اگر جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف پلٹ آئیں اور اس زمین پر یہ واقعہ ظہور میں آئے کہ آخری رسول کی امت اپنے رب کو پکار کر یہ کہہ رہی ہو کہ ——

(بقیہ صفحہ [illegible] پر)

ظلم ہو رہا ہے تو ان کی مدد فرما۔" تو میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے مصر میں بنی اسرائیل کو فرعون کے تسلط سے نجات دی تھی، تمہاری دعا کے ختم ہونے سے پہلے یہاں کے زمین و آسمان بدل چکے ہوں گے اور اگلے روز دیکھنے والے دیکھیں گے کہ اس ملک میں ایک نیا انقلاب آ چکا ہے جس طرح اس سے پہلے دیکھنے والوں نے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں۔ یہ شبہ نہ ہو کہ میں دنیوی تدبیروں کو بالکل بے کار اور قابل ترک قرار دے رہا ہوں۔ اعدّوا لھم ما استطعتم کا حکم تو خود قرآن میں موجود ہے مگر دنیوی تدبیروں کے امکانی استعمال کے ساتھ دوسری حقیقت جو بتائی گئی ہے وہ ہے وما النصر الّا من عند اللّٰہ اور یہی وہ پہلو ہے جس پر میں اس وقت زور دینا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ تدبیریں اگر اپنے پیچھے محض وہ سیاسی اور آئینی قوت رکھتی ہوں جن کے حوالے سے انہیں پیش کیا گیا ہے تو بلاشبہ وہ قطعاً بے اثر اور لاحاصل ہیں۔ محض آئینی دفعہ یا سیاسی طریق کار ہونا ان کے اندر وہ وزن پیدا نہیں کر سکتا جو ان کو بالفعل مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے آئین اور قانون چند الفاظ کا نام ہے اور اسی قسم کے کچھ دوسرے الفاظ سے بآسانی انہیں رد کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سیاسی طریق کار کی کامیابی انسانوں کی نیتوں اور ارادوں پر موقوف ہے اور انسان کی نیتیں اور ارادے جتنا ذاتی اغراض کے قبضے میں ہوتے ہیں اتنا کسی اصول اور معاہدے کے قبضے میں نہیں ہوتے۔ اس قسم کی کوئی جدوجہد اسی وقت کامیاب ہوتی ہے جب مزید کسی برتر ذریعہ سے اسے قوت پہنچی ہو۔ جب قضا و قدر کا فیصلہ اس کے حق میں ہو گیا ہو۔"

(ایضاً صفحہ ۳۵-۳۶-۳۷)

کتنی عظیم الشان حقیقت ہے جو فاضل مضمون نگار نے ان الفاظ میں بیان کر دی ہے۔ البتہ اس میں ایک کمی ہے جس کو ہم بعد میں بیان کریں گے۔

اس کے بعد فاضل مضمون نگار مختلف تحریکوں کے عروج و زوال کا ذکر کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ایک تحریک جو بظاہر بڑی طاقتور نظر آتی ہے آناً فاناً میں تباہ ہو جاتی ہے اور ایک اور تحریک جو بظاہر نہایت کمزور ہوتی ہے حالات یکدم ایسا پلٹا کھاتے ہیں کہ دنیا تہ و بالا ہو جاتی ہے۔ اس بحث کے بعد آپ لکھتے ہیں:-

"حالات میں اس قسم کی غیر معمولی تبدیلیاں کسی شخص یا تحریک کے بس میں نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا فیصلہ کائنات کے رب کی طرف سے ہوتا ہے۔ زمانہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی اس کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔ جب بھی زمانہ کسی تحریک کو کامیابی کا موقع دیتا ہے تو وہ دراصل اس کے حق میں خدا کا فیصلہ ہوتا ہے جو زمانے کے حالات کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ باطل گروہوں کے ساتھ یہ معاملہ کچھ دوسرے اسباب و مصالح کے تحت ہوتا ہے اور اہل اسلام کے ساتھ اس لئے ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں کو ان کی وفاداری کا صلہ دے، تاکہ ان کے لئے دین پر عمل کرنے کو آسان بنا دے۔"

(ایضاً صفحہ ۳۹)

(باقی)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان بہار ۱۳۴۳ ہش کے لئے پرچے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ۳۱ مئی بروز اتوار ہر شہر میں صدر و سیکرٹری یہ امتحان اپنی نگرانی میں لے کر جواب کے پرچے جلد از جلد مرکز میں پہنچا دیں۔

سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

امریکہ میں تبلیغ اسلام

گرجاؤں میں تقاریر - ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق کی اشاعت

سہ ماہی رپورٹ از یکم جنوری تا ۳۰ مارچ ۱۹۶۲ء

از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن

قسط نمبر ۲

کچھ عرصہ سے بعض غیر احمدی بچے مشن میں آکر یسرنا القرآن کے اسباق لیتے ہیں۔ پہلے تو ان کی تعداد تین چار تھی۔ مگر اب آہستہ آہستہ ان کی تعداد بارہ تک پہنچ گئی ہے۔ ایک بچے کے والد اس خدمت سے بہت متاثر ہیں اور انہوں نے اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک نئی روشنی محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے درویشان فنڈ میں چندہ بھی دیا۔

خان صاحب ینگس ٹاؤن دورے پر تشریف لے گئے۔ وہاں پر احمدی دوستوں کے علاوہ آپ نے ایک تقریر مسلمانوں کے گروپ میں بھی کی۔ جس میں امریکی۔ سوڈانی اور ایک شامی دوست بھی شامل ہوئے۔ ان دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کو سورۂ فاتحہ کی تفسیر کر کے بتائی جائے۔ آپ نے اس کی تفسیر بڑے دلچسپ پیرایہ میں کی۔ جس سے شامی دوست بے حد محظوظ ہوئے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آپ کی ہر لحاظ سے مدد کریں گے۔

خان صاحب نے پٹس برگ میں تقریر کی جس کا موضوع Islam As presented by the Ahmadiyya movement تھا۔ حاضرین اس تقریر سے اتنے متاثر ہوئے کہ تقریر کے بعد ایک دوست نے ذاتی طور پر ملکر کہا کہ جماعت احمدیہ جس طور سے اسلام کو پیش کرتی ہے۔ اس کو اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ ہماری مقامی جماعت کے ممبران بھی اس تقریر میں شامل ہوئے بعد میں چائے سے تواضع کی گئی۔ جس کے دوران میں مزید افراد سے بات چیت ہوئی اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ چند دن کے بعد چرچ کے سیکرٹری نے آپ کو تقریر کی کامیابی پر مبارک باد کا ایک خط بھی لکھا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی مشن ہاؤس میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خان صاحب کے علاوہ مقامی ممبران میں سے بھی بعض نے حصہ لیا۔ اور اسلام اور عیسائیت پر تقاریر کیں جو پر از معلومات تھیں۔ لیبیا کی حکومت کے ایک عہدہ دار جو پٹس برگ میں پبلک ایڈمنسٹریشن کے شعبے میں زیر ٹریننگ ہیں وہ بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ تقاریر کے بعد وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ احمدیت یا حقیقی اسلام کی ایک کاپی مزید مطالعہ کے لئے لے گئے۔

ماہ رمضان میں درس القرآن باقاعدہ ہوتا رہا۔ تراویح کا التزام بھی رہا۔ الفضل میں سے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات کا انگریزی میں ترجمہ کر کے ممبران کو سنایا جاتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو پیغامات جو حضور نے جلسہ سالانہ پر دیئے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پیغام لجنہ کے نام کے انگریزی میں تراجم کر کے ممبران کو سنائے گئے۔

تمام ممبران دعا کے لئے خاص طور پر درخواست کرتے ہیں کہ خدا ان کو اسلام اور احمدیت کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

ڈیٹن مشن

میجر عبدالحمید صاحب اس حلقہ کے انچارج ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ مقامی جماعت کے تعلیمی تربیتی اور اصلاحی امور میں مصروف رہے۔ ایسے اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔

بعض غیر مسلموں کو آپ نے تبلیغی خطوط لکھے اور ان کو لٹریچر بھی بھجوایا۔ بعض خاندانوں کے گھر جا کر آپ نے اسلام کی برتری ثابت کی۔ ماہ رمضان میں قرآن کریم کا درس ہوتا رہا۔ تراویح کا التزام بھی رہا۔ عیدین کے موقعہ پر خاص اجلاس قائم کئے گئے۔ جن میں غیر مسلموں کو مدعو کر کے اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔

مقامی شہر میں کئی سو اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ دو مقامی چرچوں میں آپ نے تقاریر کیں۔ ایک چرچ میں جبکہ آپ عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کر رہے تھے وہاں کے پادری صاحب نے تقریر کے دوران میں ہی اجلاس ختم کر دیا۔ جس پر سامعین بڑے برافروختہ ہوئے اور پادری صاحب کے اس فعل پر کڑی تنقید کی۔ کئی ایک ممبران نے میجر صاحب سے کہا کہ وہ ان کی تقریر کا دوبارہ انتظام کریں گے اور یہ کہ وہ تقریر اور دلائل سے بڑے متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض افراد بعد میں مشن ہاؤس بھی آئے اور مقامی اجلاسات میں شریک ہوئے۔ اسی طرح آپ نے ایک اور لیکچر دیا۔ جس میں طلباء کے علاوہ کئی ایک پروفیسران اور خاص طور پر دینیات کے پروفیسر نے بھی شرکت کی۔ لیکچر بڑا کامیاب رہا۔ اور طلباء اور پروفیسران سوال کر کے جوابات سے محظوظ ہوتے رہے۔

حلقہ شکاگو

مکرمی شکر الٰہی صاحب اس حلقے کے انچارج ہیں اور سینٹ لوئیس میں مقیم ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں یہاں ایک اعلیٰ ہوٹل میں جماعتی مجالس کا انتظام کیا۔ اس ہوٹل کی شاخیں امریکہ اور بعض اور ممالک میں بھی ہیں۔ اس ہوٹل میں کئی نیشنل کنونیشنز وغیرہ منعقد ہوتی ہیں۔ اس ہوٹل میں ہمارے مستقل اجلاسات قائم کرنے سے اعلیٰ طبقے کے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے مواقع بہم ہو سکے۔

پریس اور ریڈیو سے تعلقات

یہاں دو روزانہ اخباروں کے عملے کے ساتھ واقفیت پیدا کی Post Despatch اخبار جو امریکہ کے چند بڑے اخبارات میں سے ہے کا ایک ایڈیٹر اور فوٹوگرافر الوار کے اجلاس میں شریک ہوئے اور انہوں نے بہت سی تصاویر لیں۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ کے ڈائریکٹر سے ملاقات ہوئی اور اُسے چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کتاب "اسلام" بطور تحفہ دی۔ ایک بڑی مشہور فرم Advertising Agency کے محکمہ کے ہیڈ افسر نے دوپہر کے کھانے پر آپ کو دعوت دی۔ بعد میں اس کو اور اس کی بیگم کو انہوں نے اپنے گھر پر مدعو کیا۔ دونوں میاں بیوی اتوار کے مقامی اجلاس میں بھی شریک ہوئے ایک اور خاتون کو شام کے کھانے پر گھر میں مدعو کیا اور اسلام کا پیغام دیا۔

دورے اور سفر

آپ نے شکاگو مشن کا دورہ کیا اور وہاں ملواکی مشن کے ممبران سے اور پاکستانی احمدی طلباء سے ملاقات کی۔ بعض یونیورسٹی طلباء کو گھر پر بلا کر دعوت دی اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔

تبلیغی لیکچر

ہر اتوار کو ہوٹل میں پبلک لیکچر کے علاوہ ایک دفعہ ایک کالج کی Comparative Religion کی کلاس میں اسلام پر تقریر کا موقعہ ملا۔ اس میں طلباء کے علاوہ استاد بھی شامل ہوئے۔ حاضرین کو اسلام کے متعلق عام معلومات دینے کے علاوہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری دی اور بتایا کہ وہ اسلامی تعلیم کے احیاء کے لئے ظاہر ہوئے ہیں۔

آخر میں قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور مبلغین کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان کو خلوص۔ دیانتداری محنت اور قربانی سے خدمت دین کی توفیق بخشتے رہے اور ان کے کاموں میں برکت ڈالے تا ان کے ذریعہ سے دین کو تقویت حاصل ہو اور ان کی خدمات انسانیت کی بہتری کے لئے کام آئیں۔

خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی شہر کے زیر انتظام دوسری تربیتی کلاس حلقہ مسجد میں مورخہ ۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔ اس لئے حلقہ مسجد کے تمام خدام اور دیگر حلقہ جات کے خدام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس اہم کلاس میں شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے

احمدی لیڈی ڈاکٹروں کیلئے ایک قابل قدر جذبہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کے لئے خاکسار کی طرف سے کئی بار اخبار الفضل میں اعلان ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر کو اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ خاکسار کے اعلان پر کوئٹہ کے ایک دوست کا خط آیا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے جس سے احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو احساس ہونا چاہیئے کہ وہ کس طرح مرکز کی ایک فوری ضرورت کو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر پس پشت ڈال رہی ہیں۔ کوئٹہ سے مکرم مسعود احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"اخبار الفضل مورخہ ۱۵ ۵/۶۴ کو لیڈی ڈاکٹر کا اعلان پڑھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا حالانکہ یہ اعلان ۱½ سال سے ہو رہا ہے کہ کوئی احمدی لیڈی ڈاکٹر ربوہ ہسپتال میں ملازمت کے لئے آئے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے برابر ہے۔ کوارٹرز مہیا ہے۔ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔ اچھا ماحول ہے۔ حالانکہ جماعت میں کافی بہنیں اور کافی لڑکیاں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر پھر بھی کوئی توجہ نہ دے سکا جس پر کہ حضرت صاحب کا دل دکھا اور فرمایا کہ اگر کوئی احمدی لیڈی ڈاکٹر نہیں آتی تو عیسائی لیڈی ڈاکٹر ہی رکھ لیں ......

میرے پیارے آقا کے صاحبزادہ صاحب! میرے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن میں سے لڑکی کی عمر صرف ۹ سال ہے اور چوتھی جماعت میں پڑھتی ہے۔ میری طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کر دیجئے گا کہ آج مسعود احمد اپنی لڑکی وقف کرتا ہے میں اسے لیڈی ڈاکٹر کی تعلیم تک دوں گا۔ اور انشاء اللہ اگر اس کی زندگی رہی تو یہ سلسلہ کے کسی ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کا کام کرے گی اگر میرے دوسرے بچوں کی بھی ضرورت پڑی تو میرے آقا ہم سب حاضر ہیں

خدا کرے کہ ہمیں استقامت عطا فرمادے کاش کہ میری عزیزہ کوئی لیڈی ڈاکٹر ہوتی"

(دستخط مسعود احمد کوارٹر نمبر ۲۶۷ بی۔ ریلوے کالونی بروری روڈ کوئٹہ)

ایک مخلص دوست کا یہ جذبہ نہایت قابل قدر ہے خدا تعالے کرے یہ ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہو۔ آمین۔

(خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزی ایوب اعظم چارج مین واہ کینٹ کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ بشریٰ خورشید بی اے بی ٹی۔ بنت ملک بشیر احمد صاحب کے ہمراہ مورخہ ۳ رمئی ۱۹۶۴ء مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں بعد از نماز عصر مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر حلقہ اسلامیہ پارک نے پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث رحمت اور خوشیوں کا موجب ہو۔ آمین۔

(والدہ ایوب اعظم معرفت نیاز الدین قریشی۔ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گلی حکیماں شیخوپورہ)

ولادت

برادرم عنایت اللہ صاحب بانگٹ محلہ دارالیمن ربوہ کو اللہ تعالے نے مورخہ ۱۸ رمئی ۶۴ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سیف اللہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود ملک محمد خان صاحب محلہ دارالیمن ربوہ کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالے بچے کو خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(محمد لطیف کارکن الفضل ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کا جائزہ

ذیل میں مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ماہِ فروری کی مساعی کا تفصیلی جائزہ درج کیا جاتا ہے۔ یہ اعداد و شمار سب مجالس کی طرف سے آنیوالی رپورٹوں پر مشتمل ہیں۔ بعض جگہ پر اعداد و شمار میں غیر معمولی کمی یا فرق نظر آئے گا جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یا تو بعض مجالس معین صورت میں رپورٹ نہیں بھجواتیں اور یا پھر سارے اعداد و شمار درج نہیں کئے جاتے۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ مکمل اعداد و شمار پُر کرکے ہر ماہ اپنی اپنی مساعی سے بروقت مرکز کو مطلع کر دیا کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ))

تجنید:- اس ماہ کل ۱۳۵ مجالس کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی جن میں خدام کی تعداد ۴۷۷۵ ہے۔ اس ماہ ۱۲۷ نئے خدام مختلف مجالس میں شامل ہوئے اور ۱۰۱ خدام مختلف مجالس میں بدل گئے یا مجلس انصار اللہ میں شامل ہو گئے۔

اعتماد:- مجالس عاملہ کے کل ۲۳۵ اور مجالس عاملہ کے ۱۱۱ اجلاس ہوئے ۴ بڑی مجالس نے ۲۳ سرکلر اور ۱۸۰۱ خطوط لکھے۔

تعلیم:- قرآن کریم ناظرہ جاننے والے خدام کی ۲۴۱۱ ہے ۶۹۳ خدام باترجمہ قرآن کریم جانتے ہیں۔ ۸۰ خدام کو قرآن کریم ناظرہ سکھایا گیا۔ ۸۵ خدام قرآن کریم باترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ ۴۹۱ خدام نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ ۸۴ خدام کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ عام لکھنا پڑھنا جاننے والے خدام کی تعداد ۱۴۱ رہی ۱۹ مقامات پر لائبریریاں قائم ہیں جن میں کتب کی تعداد ۷۹.۴ ہے دورانِ ماہ ۹۶ کتب کا اضافہ ہوا۔ ۳۳۲ کتب جاری کی گئیں جن سے ۴۸۰ افراد نے استفادہ کیا۔ انفرادی طور پر خدام نے سلسلہ کی ۴۰ مختلف کتب سے استفادہ کیا۔ خدام نے دورانِ ماہ ۱۲۳ کتب اپنی رقم سے خریدیں۔ مجلس حسن بیان کے ۲۹ اجلاس ہوئے۔ خدام نے مختلف موقعوں پر ۲۷ تقاریر کیں۔ ۴۴ خدام مختلف مقامی امتحانات میں شریک ہوئے۔ ۴۰ مجالس میں درس کا باقاعدہ انتظام ہے۔

تربیت:- کل مجالس میں کسی ایک نماز میں اوسط حاضری ۱۲۰۱ رہی۔ ۴۱ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ ۳۲ خدام نے پوری داڑھی رکھی۔ ۲۰۱ خدام کو مکروہات سے بچنے کی تلقین کی گئی چنانچہ ۳ خدام نے سینما بینی اور ۲۹ خدام نے سگریٹ نوشی ترک کر دی۔

اصلاح وارشاد:- ۹۴۰ افراد زیر تبلیغ رہے ۸۳ افراد حج سکیم میں شامل ہوئے۔ ۱۲۵ خدام نے کم از کم ایک ایک دن پیغام حق پہنچانے کے لئے وقف کیا۔ ان کے علاوہ ۲۶۵ خدام نے انفرادی طور پر تبلیغ کی جس کے دوران انہوں نے ۱۰۵۲۴ کتب اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ اسی کام پر ۲۳۲ گھنٹے اور پندرہ منٹ صرف ہوئے۔ ۲۰۹ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ایک مجلس نے ۲۴ غیر از جماعت افراد کو خاص تنظیم کے تحت ربوہ دکھانے کا پروگرام بنایا۔ خدام کی ان کوششوں سے مجموعی طور پر ۴۴۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ ۱۱۸ افراد بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

تحریک جدید و وقفِ جدید:- تحریک جدید میں کل ۱۳۴۲ خدام اور وقف جدید میں ۷۷۹ خدام شامل ہیں۔ اس ماہ تحریک جدید میں ۲۴ اور وقفِ جدید میں ۴۱ نئے خدام شامل ہوئے۔

صحتِ جسمانی:- خدام نے مندرجہ ذیل کھیلوں میں حصہ لیا۔ والی بال۔ ہاکی۔ کرکٹ۔ فٹ بال۔ باسکٹ بال وغیرہ۔ ۶ مجالس میں خدام نے پکنگ منانے کا پروگرام بنایا۔

خدمتِ خلق:- ایک مکان میں آگ لگ جانے پر خدام نے بڑی ہمت سے کام کیا اور مکینوں کو بچایا۔ ۹۶۰ مریضوں کی عیادت کی گئی ۲۳۴ مریضوں کو دوا لاکر دی گئی۔ ۹۶۶ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے تحت ۸ ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ ۱۷۳۰ ٹیکے مفت لگائے گئے ۲۰۷ افراد کو مفت دوائی دی گئی۔ ۲۱۹ غرباء کی امداد کی گئی۔ ۱۱۱۹ روپے اور کچھ پیسے کی نقدی مستحق افراد میں تقسیم کی گئی۔ ۴۵۹ بھوکے افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ان میں چار ایسے مسافر شامل تھے جن کو خدام نے خود بھوکا رہ کر ان کو اپنا کھانا دیا۔ ناخواندہ افراد کو ۴۸ درخواستیں اور ۲۴ خطوط لکھ کر دیئے گئے اور ۱۲ خطوط پڑھ کر سنائے گئے۔ ۲۶ افراد کی منزلِ مقصود تک راہنمائی کی گئی۔ ۲۰۹ افراد کو منزلِ مقصود تک پہنچایا گیا۔ ایک گمشدہ بچہ تلاش کرکے دیا گیا۔ ۱۱۰ روپے تعلیمی وظیفہ کے طور پر دیئے گئے۔ ۱۰ غرباء کو نئے کپڑے بنوا کر دئیے گئے۔ ۳۲۵ افراد کو بسوں میں اپنی سیٹ چھوڑ کر بٹھایا گیا۔ ۳۸۱۷ روپے بطور قرضہ حسنہ دیئے گئے۔ ۴۰ افراد کا سامان ان کے ساتھ اٹھا کر منزل تک پہنچایا گیا۔ ۵۰ افراد کو روزگار تلاش کرکے دیا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف نوعیت کے ۳۳ خدمتِ خلق کے کام کئے۔

وقارِ عمل:- ۱۱۵ مرتبہ اجتماعی وقارِ عمل منایا گیا جن میں اوسطاً ۲۴۶ خدام نے شرکت کی اور اس کام پر ۲۰۵ گھنٹے اور ۳۰ منٹ صرف کئے۔

اشاعت:- ۶۵ مجالس خالد کی اور ۴۸ مجالس تشحیذ کی خریدار ہیں۔ دورانِ ماہ خالد کے ۷ اور تشحیذ کے ۶ نئے خریدار بنائے گئے۔

صنعت و تجارت:- ۱۰۸ خدام کوئی نہ کوئی ہنر جانتے ہیں۔ اس ماہ ۴۸ ... کوئی نیا ہنر سیکھا۔ ایک مجلس میں سکوائش سازی کی کلاس جاری کی گئی جس سے ۵۲ خدام نے استفادہ کیا۔

حضرت مولانا بقاپوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب بقاپوری ووڈسک پی ڈی

ابراہیم تمہارے گھر ایک نور لائے گا۔ جسے تم وقت پر سمجھ لوگے" یہ تھے وہ الفاظ جو حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کے تایا چوہدری محمد عزیز صاحب مرحوم نے جو کہ ولی اللہ تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت کہے جبکہ آپ ابھی بچہ ہی تھے۔ غربت میں پلا ہوا۔ اور جگہ جگہ شہر بشہر جا کر تعلیم حاصل کرنے والا یہ بچہ راہ ہو کر احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ اسی کے ذریعہ اس کے خاندان کے افراد احمدیت میں داخل ہوئے اور ہزاروں افراد نے اس سے فیض حاصل کئے۔ ۱۰/۱۱ مارچ ۱۹۶۴ء کی درمیانی رات یہ بابرکت ہستی ہم سے چھن گئی اور ایسا خلا پیدا کر گئی جس کو کوئی بھی محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۹۱ سال کی عمر پائی۔

حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی پیدائش اکتوبر ۱۸۷۳ء کی ہے نیکی بچپن ہی سے عیاں تھی۔ دینی تعلیم کی رغبت کی وجہ سے آپ شہر بشہر گھومے اور جہاں کسی دیندار عالم کا علم ہوا ان کی مجلس میں پہنچے چھوٹی عمر ہی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رویا صادقہ و کشوف سے نوازا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت پہلی بار ۱۸۹۱ء میں حاصل کی۔ اور اس کے بعد گاہے گاہے قادیان تشریف لے جاتے رہے ۱۹۰۵ء میں حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت کے وقت حضور علیہ السلام کی طبیعت ناساز تھی اور حضور علیہ السلام کی عیادت کے لئے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ وغیرہم بیت الفکر میں بیٹھے تھے۔ کہ ابا جان کی آمد کی خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی۔ حضور علیہ السلام نے اندر بلا لیا اور فرمایا کہ میرے پاس چارپائی پر بیٹھ جاویں۔ جب آپ جھجکتے ہوئے پاؤں لٹکا کر چارپائی پر بیٹھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا مولوی صاحب! میری طرح چارپائی پر پاؤں رکھ کر بیٹھیں۔ چنانچہ آپ حضور علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی حالت میں حضور نے آپ کی بیعت لی۔ اس نظارہ سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بہت متاثر ہوئے اور فرمایا "مولوی صاحب! اس طرح کی بیعت کرنا آپ کو مبارک ہو"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کے بعد آپ کو شدید احساس ہوا کہ حضور کی مبارک صحبت سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کریں۔ اس کے لئے آپ مہینہ میں ایک بار پیدل سفر کر کے قادیان آیا کرتے اور کچھ ایام قیام فرما کر فیض حاصل کرتے بیعت کے معاً بعد آپ کی شدید مخالفت ہوئی جس نے آپ کو درمولی پر بالکل جھکا دیا۔ ساری ساری رات تہجد میں گذارتے نماز کی پابندی تادم آخر کی۔ شروع شروع میں قرآن شریف تین دن میں ختم فرماتے۔ آہستہ آہستہ عمر کے لحاظ سے یہ عرصہ زیادہ ہوتا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جلد ہی کشوف و الہامات کے انعامات سے نوازا۔ اور آپ جلد جلد دینی ترقیات طے کرتے چلے گئے۔ فرمایا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ خدا کی دین ہے جو حضرت مسیح موعود کے طفیل مجھے ملی۔ ورنہ میں تو کوئی چیز نہیں ہوں۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ سے آپ کی واقفیت بچپن سے تھی۔ اور یہ دونوں بزرگ ہم مکتب بھی تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کا ذکر بہت ادب سے فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وفات کی خبر بہت پہلے سے دیدی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی کہ بچپن کے یہ دونوں دوست اور آپس میں محبت کرنے والے بزرگ۔ ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں بھی پہلو بہ پہلو مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں رضی اللہ عنہما پر اپنی رحمتیں نازل فرمادے اور جنت الفردوس میں بہت بلند درجات عطا فرمادے۔ آمین۔

حضرت والد صاحب نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا اولاد نرینہ کے لئے کی تاکہ آپ کے بعد بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہے۔ حضور علیہ السلام نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ دوسرے روز دلی تڑپ کی بناء پر حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں پھر دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے اور پھر کروں گا۔ تیسرے روز پھر دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میں نے دعا کی ہے اور پھر بھی کروں گا اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اولاد بخشے گا۔ آپ تو اس طرح بات کرتے ہیں گویا آپ کی عمر اسی برس کی ہو گئی ہے"۔ حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضور کا یہ جواب سُن کر مجھے قلبی اطمینان حاصل ہوا اور یقین ہو گیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ ضرور اولاد نرینہ عطا فرمادے گا۔ حضرت مسیح موعود کے وصال کے جلد ہی بعد دسمبر ۱۹۰۸ء میں آپ کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ باوجود مخالفت کے آپ کے یقین میں ذرہ بھر تزلزل رونما نہیں ہوا۔ ہماری والدہ صاحبہ دام ظلہا سے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی شادی ۱۹۰۹ء میں ہوئی۔ اس شادی کے سلسلے میں حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ بہت سرگرم رہے۔ ان کو آپ سے بہت لگاؤ تھا۔ مشیت ایزدی سے انہوں نے قادیان میں اپنا مکان بنایا اور اس پر یہ الفاظ کندہ کئے "مقام ابراھیم من دخلہ کان آمنا" یہی وہ الفاظ ہیں۔ جو حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری بیماری کے ایام میں مورخہ ۳/۴ بروز ہفتہ بیہوشی سے قبل ادا فرمائے اور شاید اسی لگاؤ کا اثر تھا کہ آخری ایام بیماری میں سوا رشتہ داروں کے صرف حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے بیٹے عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی ہی حضرت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے اور دعا کرانے کا شرف حاصل کر سکے۔

آپ کی دعا میں ایک خاص سوز ہوتا۔ جس سے سرور سے وہی واقف ہیں۔ جن کو آپ سے دعا کرانے کا موقعہ ملا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے کوئی ٹیلیفون لگا ہوا ہے۔ اِدھر آپ نے بات کی اور جھٹ دوسری طرف سے اللہ تعالیٰ کا جواب آجاتا اور آپ وہیں نتیجہ سے آگاہ کیا کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بار بار اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور سوز پیدا کرنا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگاؤ پیدا ہو۔

تبلیغ کا جوش آپ میں غایت درجہ تھا۔ ہر وقت اس فریضہ کے لئے تیار رہتے اس سلسلہ میں آپ نے تمام ہندو پاکستان کا دورہ کیا۔ سواری کا انتظام ہوا تو شکر ادا فرماتے۔ ورنہ گرمی ہو یا سردی آپ پیدل ہی تشریف لے جاتے۔ آپ کی تبلیغ سے ہندو پاکستان میں متعدد جماعتیں قائم ہوئیں خاص کر سندھ کے علاقہ میں تو خاصی کامیابی حاصل ہوئی۔ وہاں پر آپ کے معتقدین میں غیر احمدی بھی شامل تھے۔ (باقی)

ضروری اعلان

میں نے اخبار الفضل مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۶۶ء میں مختار نامہ عام بنام چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کو منسوخ کروا دیا تھا۔ بعض وجوہ کی بناء پر جس کی تجدید نہ ہو سکی تھی اب دوبارہ میں نے چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کو مختار نامہ عام دے کر چوہدری صاحب مذکور کو اپنا مختار مقرر کیا ہے۔ میری طرف سے لین دین چوہدری محمد سلیم احمد صاحب کریں گے۔

خاکسار محمد شفیع محلہ دارالنصر۔ ربوہ۔ پی ایس ای ریٹائرڈ

درخواستہائے دُعا

۱ - اخویم مکرم میاں قادر بخش صاحب مکان ۲۲/۲ گلی ۱۲ محلہ گوجر کھڈہ ملتان چھاؤنی کا نشتر ہسپتال ملتان میں ہرنیا کا بروز جمعہ اپریشن ہوا ہے۔ احباب سلسلہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار قاضی شریف احمد سب پوسٹ ماسٹر ملتان شہر)

۲ - میری والدہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں تقریباً ایک ماہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ (عبدالشکور اظہر۔ گنج بازار۔ مردان)

۳ - میرے بہنوئی میاں نذیر احمد صاحب (ززگری ضلع گوجرانوالہ) گذشتہ ۳ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ (خاکسار محمد صدیق احمد لاہور)

۴ - حضرت مولوی محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سخت بیمار ہیں۔ (میاں خیر محمد نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۵ - میری بچی عزیزہ مجیدہ طاہرہ کا گلے کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن ابھی تک کمزوری باقی ہے سلیمہ بیگم ملک عنایت اللہ صاحب سلیم چوہدری کوارٹرز

۶ - میری والدہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر لاہور میں بیمار ہیں (قاضی غلام نبی/قاضی محمد منیر لاہور)

۷ - عزیزم فضل الرحمٰن صاحب فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ ملک فضل الرحمٰن جنرل سٹور ۱۵ عمر سٹریٹ کرشن نگر شاہدرہ لاہور

۸ - ٹیکسی کے حادثہ میں زخمی ہونے کی وجہ سے ہماری پھوپھی صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ ابھی تک بیمار ہیں خون کافی نکل جانے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے (خاکسار رشید احمد انور لاہور)

۹ - میرے ماموں میجر احمد خاں صاحب کا لڑکا محبوب احمد خان کئی روز سے بیمار ہے (خاکسار فیض محمد خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع مردان)

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے صدقہ علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۶۲-۴-۱۴ تا ۶۲-۵-۹

(۵)

حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری رامی روڈ لاہور ۵/-
عبدالرحیم خان صاحب خوشاب ضلع سرگودھا ۵/-
مرزا حسام الدین صاحب بابو والہ سید جھنگ ۵/-
میجر ملک اعجاز ربانی صاحب ولد ملک
عطاء اللہ صاحب گجرات ۱۲۵/-
ملک محمد صدیق صاحب گھی والے نبولہ
ضلع منٹگمری ۱۰/-
کرنل تقی الدین صاحب بذریعہ صاحبزادہ
ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۲۰/-
قاضی محمد عبداللہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۵/-
ڈاکٹر محمد جی صاحب معرفت سید تفضل حسین شاہ
صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰/-
بیگم صاحبہ شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰/-
عبدالمنان خان صاحب فیروز پور روڈ لاہور ۵۰/-
مس حسین معرفت مس خلجی پروفیسر جامعہ نصرت ربوہ ۵/-
مس شریف احمد صاحب دارالبرکات ربوہ ۸/-
صالحہ فاطمہ صاحبہ والدہ سمیع اللہ صاحب بھٹی
شفا میڈیکو لاہور ۱۰/-
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب
منیجر ماڈرن موٹرز راولپنڈی ۵۰/-
سید [illegible] صاحب ورکشاپ آفیسر جام شورو
حیدرآباد ۱۰/-
کریم بخش صاحب ڈارٹش روڈ کوئٹہ ۱۰/-
نصرت بانو صاحبہ اہلیہ میاں بشیر احمد صاحب بھٹی
بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ۵۰/-
ملک لطیف احمد صاحب تنگ خانہ ربوہ ۱/-
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ ۱۰/-
برشفیق بخاری صاحب واٹر ورکس سیالکوٹ شہر ۱۰/-
ذبیر احمد صاحب [illegible] الدین صاحب
ناصر میڈیکل ہال قبولہ ضلع منٹگمری ۲۸/-
حاجی ملک امام الدین صاحب سمبڑیال ۱۵/-
شیخ مختار نبی صاحب گوردوارہ نانک پورہ گوجرانوالہ ۶۰/-
فرخندہ رشیدہ صاحبہ دختر شیخ چراغ دین صاحب
مرحوم کراچی ۱۰۰/-
عبداللہ خان صاحب ظفر افغان کریانہ سٹور راولپنڈی ۵/-
[illegible] چوہدری عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور ۵/-
عبداللطیف صاحب معرفت ظفر احمد صاحب
نپیر روڈ لاہور ۵/-
ملک احمد صاحب ڈرائیور از طرف شریفہ بیگم صاحبہ
منٹگمری ۲۰/-
بشریٰ حق سیٹھی صاحبہ دختر فضل حق صاحب
سیٹھی گورنمنٹ گارڈن کالج راولپنڈی ۲۰/-
سید حفیظ الرحمٰن صاحب قمر حیدرآباد ۳۰/-
لجنہ اماء اللہ حیدرآباد معرفت سید حفیظ الرحمٰن
صاحب قمر حیدرآباد ۸۰/-
ایم عبداللطیف صاحب اچھرہ لاہور ۵/-

بیدہ ملک ممتاز جہاں صاحبہ حنیف صادق
پبلک سکول بہاولپور ۲۰/-
محمد اسلم خان صاحب شگفتہ ریڈیوگرافر
ہسپتال ربوہ ۵/-
بشیر الدین سلیم صاحب لیکچرر ریکیڈٹ کالج حسن ابدال ۵/-
مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/-
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰/-
والدہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن لاہور ۳۰/-
بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
اختر گوبندپوری براندرتھ روڈ لاہور ۵/-
محمد شریف صاحب جھنگ صدر بذریعہ غلام احمد صاحب بادجو
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۵۰/-
مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھٹی سرجن تندی کوتل ۵/-
ملک احمد صاحب معرفت چوہدری محمد شریف صاحب
ایڈووکیٹ منٹگمری ۲۰/-
بیگم امۃ السلام اظہر صاحبہ بنت ڈاکٹر
قاضی محمد منیر صاحب لاہور ۱۰/-
بیدہ ملک معرفت ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
گوالمنڈی - لاہور ۱۵/-
مولوی ابوالعطاء صاحب ربوہ ۵/-
شیخ محمد اقبال صاحب دیپالپور ۳/-
ڈاکٹر صادقہ بیگم صاحبہ کوٹ نیناں ضلع سیالکوٹ ۵/-

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ جونیئر کلرکس } ۱۲۰-۵-۲۰۰ - نیز الاؤنسز ایف اے ٹائپ سپیڈ ۳۵ درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ انجینئر مرفیس واٹر مسرکلنہ واپڈا ۱۔ گلبرگ لاہور ۲۵ مئی ۶۲ تک۔ (پ۔ ٹ ۶۲/۵/۱۸)

۲۔ پریذیڈنٹس فیلوشپ } مالیت ۵۰۰/- ماہوار ایک سال کے لئے۔ پاکستان کی ایک ڈگری - بیرون ملک دوسری تعلیم کے لئے کل دو فیلوشپس۔ درخواستیں ۶۲/۶/۱۰ تک بنام ڈائریکٹر دی پاکستان کونسل۔ ۱۷۵ اگون تامس روڈ کراچی (پ۔ ٹ۔ ۶۲/۵/۱۹)

۳۔ فرووٹ انجینئرنگ یونیورسٹی } ۱۔ جونیئر اسسٹنٹس: میٹرک۔ تجربہ کاؤنٹ
تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۰۰ ——— نیز الاؤنسز
۲۔ اکاؤنٹس کلارکس۔ میٹرک سہ سالہ تجربہ۔ تنخواہ ۱۰۰-۶-۱۳۰-۷-۲۰۰ نیز الاؤنسز
۳۔ سینئر کلرکس۔ میٹرک سہ سالہ تجربہ۔ تنخواہ ۷۵-۶-۱۰۵-۷-۱۷۵ ——— نیز الاؤنسز
درخواستیں بشمول مصدقہ نقول اسناد ۶۲/۶/۴ تک بنام رجسٹرار ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔ (پ۔ ٹ ۶۲/۵/۲۰) (ناظر تعلیم)

دارالقضاء کے اعلانات

مکرم میاں عبدالرحمان صاحب سٹھیالوی ولد میاں محمد عبداللہ صاحب ساکن محلہ دارالنصر ربوہ نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مورخہ ۶۲/۲/۲ کو وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کے ترکہ میں ایک مکان پلاٹ ۱۶/۱۶ واقع محلہ دارالنصر ربوہ ہے۔ مرحوم کے ورثاء میرے علاوہ مندرجہ ذیل ہیں۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔ ۲۔ مکرم شمس الحق صاحب پسر ۳۔ محترمہ نذیرہ بی بی صاحبہ۔ ۴۔ محترمہ سراج بی بی صاحبہ ۵۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ۔ ۶۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ۔ ۷۔ محترمہ صالحہ بی بی صاحبہ۔ دختران مرحوم۔

جملہ ورثاء اس بات پر رضامند ہیں کہ مکان مذکور میرے اور بھائی شمس الحق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ اس درخواست پر محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اور ان کے پانچوں لڑکیوں کی تصدیق درج ہے۔ جس کی تصدیق مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ اور مکرم صدر صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب نے کی ہوئی ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم رائے خان محمد صاحب مرحوم ولد مکرم ولایت خان صاحب بھٹی ساکن کوٹ سلطان ضلع جھنگ کے ورثاء ۱۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ۔ ۲۔ محترمہ فتح بی بی صاحبہ۔ ۳۔ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ۔ ۴۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ۔ ۵۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ۔ ۶۔ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ دختران مرحوم نے لکھا ہے کہ ہم چھ حصہ داران متروکہ اراضی مرحوم رقبہ ۵ کنال نو مربع فٹ (بموجب اطلاع سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی ربوہ ۲ کنال ۱۱ مربع فٹ) واقع محلہ دارالصدر ربوہ قطعہ ۱۱/۱۱ میں سے اپنا شرعی حصہ چھوڑتی ہیں اس لئے یہ رقبہ مرحوم کے پسران رائے عبدالحفیظ خان صاحب اور رائے عبدالمقیت خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہمیں کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا۔

اس تحریر پر مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ رائے اللہ بخش صاحب بھٹی کی تصدیق کے علاوہ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم رائے محمد حیات صاحب ولد رائے شاہنواز صاحب بھٹی ساکن کوٹ سلطان مذکور کے دستخط بطور گواہ درج ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

دارالقضاء

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) شائع ہوئی ہے۔ اس کے تعداد ۲۱۴ میں نام کی غلطی ہو گئی ہے۔ درست نام حسب ذیل ہے:- مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ۱۲/۶۸ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۷۳۲۶

میں سلطان احمد ولد فضل احمد صاحب مرحوم قوم بانگر پیشہ تعلیم عمر تقریباً بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے ماہوار آمد جیب خرچ کی صورت میں ہے جو مجھے میرے بھائیوں کی طرف سے مبلغ دس روپے کی صورت میں ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اسی طرح میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد سلطان احمد ولد فضل احمد صاحب مرحوم واقف زندگی ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد غلام باری سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد لیکچرار جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل ۱۷۳۳۸

میں چوہدری منور احمد ولد چوہدری محبوب احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں خدا کے فضل سے میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ایک وقت ایک سو روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد منور احمد ولد چوہدری محبوب احمد صاحب معرفت ریننٹ کمیٹی ایڈمنسٹریٹر سرگودھا۔ گواہ شد محبوب احمد والد موصی گواہ شد محمد عالم احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ حال سرگودھا۔

مسل ۱۷۳۳۹

میں منور احمد ولد سردار احمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاکخانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۲۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد بھی اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد منور احمد محمود مکان نمبر K ۲۱۰۳/K ۵۸۸ موصی شکور خان محلہ گلشن لینڈ پشاور شہر۔ گواہ شد سراج الدین انچارج مربی پشاور۔ گواہ شد عبدالمجید سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ پشاور۔

مسل ۱۷۳۴۰

میں خالد مسعود احمد ولد ملک عبدالمجید صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۹/۱/۵۷ ساکن پیپلز کالونی لائل پور ڈاکخانہ خاص لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں خاکسار کی اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے جب بھی کوئی جائداد پیدا پیدا کروں گا اس کی اطلاع کر دی جائے گی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ایک صد نوے روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی تازیست انشاء اللہ تعالیٰ ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد خالد مسعود احمد ولد ملک عبدالمجید صاحب معرفت راجہ ناصر احمد صاحب B 670 پیپلز کالونی لائل پور۔ گواہ شد ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور۔ گواہ شد محمد یعقوب سیکرٹری مال حلقہ پیپلز کالونی لائل پور۔

مسل ۱۷۳۴۱

میں ملک دین ولد روشن الدین قوم کھاگت پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت زمانہ خلافت ثانیہ ساکن ادرحماں ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

اراضی بارانی ۴ بیگھہ مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے
نہری ۵ کنال ۔/۱۲۵۰ "
مکان خام رہائش ۔/۲۰۰ "
میزان کل ۳۴۵۰ "

میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری آمد اس وقت مذکورہ بالا جائداد کی آمد کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا ملک دین۔ گواہ شد شیر علی امیر جماعت احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد عبداللہ سیکرٹری مال۔

مسل ۱۷۳۴۲

میں امتہ النصیر بیگم زوجہ عنایت اللہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدیہ ساکن قادر آباد ۳۵۴ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر ایک ہزار روپیہ۔ زیور صرف ایک سو تیس روپیہ کل میزان ۔/۱۱۳۰ روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جاوے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں مبلغ ۔/۱۱۳۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ امتہ النصیر بیگم زوجہ عنایت اللہ قادر آباد چک ۳۵۴ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد عنایت اللہ ولد محمد عبداللہ ساکن قادر آباد چک ۳۵۴ ج ب ضلع لائل پور۔ گواہ شد چوہدری علی محمد ولد میاں غلام الدین ساکن چک ۸۹ ڈی بی تحصیل ضلع سرگودھا۔

تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۲۳ مئی (خلافت نمبر) کے صفحہ ۱۳ کے دوسرے کالم کی چوتھی سطر میں مولوی ظفر علی کی جگہ سہو کتابت سے مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ شائع ہو گئے ہیں احباب تصحیح فرمالیں۔

کینیڈا کی کوہ پیما پارٹی کی گلگت کو روانگی

راولپنڈی۔ کینیڈا سے ۸ نوجوانوں پر مشتمل ایک پارٹی ہر خنپدر گیشن (نمبر ۵) کی چوٹی جو کہ ۲۲ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے کو سر کرنے کے لئے راولپنڈی سے گلگت کے لئے روانہ ہو چکی ہے اس پارٹی میں ریاست جموں و کشمیر کے احمدی نوجوان ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب بحیثیت چیف میڈیکل آفیسر شامل ہیں۔

کینیڈا سے یہ مہم پارٹی پہلی دفعہ قراقرم یا ہمالیہ کی کسی چوٹی کو سر کرنے کے لئے روانہ ہوئی ہے پارٹی اس مہم کو سر کرنے کے علاوہ مختلف قسم کی ریسرچ کی طرف توجہ دے گی۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ پارٹی ۶ ہفتہ میں مہم سر کرنے کے بعد واپس راولپنڈی پہنچ جائے گی (نامہ نگار)

پنڈت نہرو انتقال کر گئے

بارہ دن تک بھارت میں سوگ منایا جائے گا

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ بھارت کے معمر وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو دوران خون بند ہونے سے حرکت قلب رک جانے کے باعث چوہتر برس کی عمر میں کل یہاں انتقال کر گئے۔ آنجہانی برصغیر کی آزادی کے بعد (۱۹۴۷ء) سے بھارت کے وزیر اعظم تھے۔ دو تین روز قبل ہی ایک اخبار نویس نے جب ان سے ان کے جانشین کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے کہا تھا کہ میری زندگی اتنی جلدی نہیں ختم ہو گی۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے ریڈیو بھارت کے حوالے سے بتایا ہے کہ پنڈت نہرو پرسوں رات ہی ڈیرہ ڈون سے واپس آئے تھے جہاں وہ آرام کی غرض سے گئے ہوئے تھے انھوں نے رات کو معمول کے مطابق کھانا کھایا اور صبح سویرے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن چھ بج کر چالیس منٹ پر ان پر مرض کا حملہ ہوا جس سے ان کی حالت غیر ہوتی چلی گئی۔ وہ ساڑھے ۸ بجے بے ہوش ہو گئے جس کے بعد سے آکسیجن کی مدد سے ڈاکٹروں نے تنفس کا سلسلہ قائم رکھنے کی کوشش شروع کر دی۔ مگر لاکھ کوشش کے باوجود وہ پھر ہوش میں نہ آ سکے۔ ایک سے ایک قابل ڈاکٹر بلائے جاتے رہے یہاں تک کہ سانس کا رشتہ جسم خاکی سے منقطع ہوا تو ان کے پاس ساٹھ ڈاکٹر جمع تھے بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین اور پنڈت نہرو کی لاڈلی بیٹی اندرا گاندھی بھی بستر مرگ کے پاس موجود تھیں۔

ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ معمر وزیر اعظم کے خون کا دورہ رک گیا جس سے حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی قبل ازیں وہ گزشتہ جنوری میں دوران خون بڑھ جانے سے بیمار پڑ گئے تھے جس کے بعد سے ان کا دایاں پہلو کچھ کمزور پڑ گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے انھیں مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ لیکن کام کے رسیا اور دھن کے پکے وزیر اعظم کو معمولی آرام آ جانے کے بعد پھر فرائض نے گھیر لیا گو بہت سے فرائض وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لعل نندا کے سپرد کر دیئے گئے اور وزیر بے محکمہ مسٹر لال بہادر شاستری خاص طور پر پنڈت نہرو کا ہاتھ بٹانے لگے بلکہ عملاً انھیں ہی تمام علالت کے عرصہ میں وزیر اعظم سمجھا جاتا رہا۔ پنڈت نہرو ابھی پورے طور پر صحت یاب نہیں ہوئے تھے وہ جلد ہی طویل آرام کے لئے کالم پونگ کے صحت افزا مقام پر جا رہے تھے۔

آج دوپہر کو ایک بجے ان کی ارتھی اٹھائی جائے گی جو شہر کی بڑی بڑی سڑکوں سے گزار جائے گی اور راج گھاٹ کے مقام پر دریائے جمنا کے کنارے جہاں مہاتما گاندھی کی سمادھی ہے پنڈت نہرو کی چتا جلائی جائے گی۔ برطانوی وزیر اعظم سر الیک ڈگلس ہیوم اور ملکہ الزبتھ کے نمائندہ کی حیثیت سے لارڈ مونٹ بیٹن ارتھی کے جلوس میں شرکت کے لئے نئی دہلی پہنچ رہے ہیں ان کے علاوہ سکم مہاراجہ اور مہارانی نئی دہلی پہنچ چکے ہیں۔ بارہ دن تک سرکاری طور پر ان کا سوگ منایا جائے گا!

گلزاری لال نندہ۔ قائم مقام وزیر اعظم

نئی دہلی ۲۸ مئی پنڈت نہرو کے انتقال کے بعد بھارت کے وزیر داخلہ اور سب سے سینئر وزیر مسٹر گلزاری لال نندہ نے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ بھارتی صدر رادھا کرشنن نے ان سے حلف لیا۔ اس سے پہلے بتایا گیا تھا کہ وزیر اعظم کے طور پر مسٹر گلزاری لال نندہ کا تقرر عارضی ہو گا مسٹر نندہ وزیر اعظم کا عہدہ اس وقت تک سنبھالیں گے جب تک کانگریس پارلیمانی پارٹی اپنے نئے لیڈر کا انتخاب نہیں کر لیتی۔ پارٹی کا منتخب نمائندہ بھارت کا نیا وزیر اعظم ہو گا۔

شیخ عبد اللہ نے پاکستان اور آزاد کشمیر کا باقی دورہ منسوخ کر دیا

راولپنڈی ۲۸ مئی کشمیری رہنما شیخ محمد عبد اللہ نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے انتقال کی خبر سن کر پاکستان اور آزاد کشمیر کا بقیہ دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ وہ آج صبح نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں شیخ عبد اللہ نئی دہلی جانے کے لئے کل شام ہی مظفر آباد سے راولپنڈی واپس پہنچ گئے تھے۔

شیخ عبد اللہ کو پنڈت نہرو کے انتقال کی خبر مظفر آباد میں ملی تو کشمیری راہنما بے اختیار رو پڑے۔ فرط غم سے ان کی چیخیں نکل گئیں شیخ عبد اللہ نے اپنے ہمراہ اخباری نمائندوں سے سسکیوں کے درمیان کہا "وہ اس دنیا میں نہیں رہے اب ہم ان سے کبھی مل نہیں سکیں گے"۔ شیخ عبد اللہ کی آواز بھر بھر آگئی اور ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

بھارت انیس (۱۹) ارب روپے کا مقروض ہے

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ بھارتی حکومت انیس ارب روپے کی مقروض ہو گئی ہے جبکہ گزشتہ سال تک بھارتی حکومت کو بارہ ارب روپے کا قرضہ دینا تھا۔ اس سال جنوری میں بھارتی حکومت نے تقریباً ۲ ارب روپے کے دو نئے قرضے حاصل کئے۔ اس رقم میں سے تقریباً نصف رقم کی ادائیگی زرمبادلہ کی صورت میں کرنی ہو گی۔

پنڈت نہرو کی موت پر صدر ایوب کا پیغام تعزیت

پاکستان میں آج قومی پرچم سرنگوں رہے گا!

راولپنڈی ۲۸ مئی وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لعل نہرو کی موت پر صدر ایوب اور مرکزی وزراء اور سیاسی و سماجی رہنماؤں نے دلی رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ آج پاکستان میں آنجہانی کے سوگ میں پرچم سرنگوں رہے گا۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن اور آنجہانی کی بیٹی مسز اندرا گاندھی کو الگ الگ تعزیتی پیغامات بھیجے گئے ہیں۔

صدر ایوب نے پنڈت نہرو کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے انہوں نے بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ پنڈت نہرو کی موت سے بھارت انتہائی نازک دور میں ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنجہانی اتنے عظیم رہنما تھے کہ عوام نہ صرف یہ کہ ان کے مداح تھے بلکہ ان سے محبت کرتے تھے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت بھارت اور بھارت کے عوام سے اس عظیم نقصان پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

بھٹو دہلی جائیں گے

راولپنڈی ۲۸ مئی۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو پنڈت نہرو کی ارتھی میں شرکت کریں گے۔ مسٹر بھٹو آج بذریعہ طیارہ نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔

پنڈت نہرو کی وفات پر قرآن کریم کی تلاوت

نئی دہلی ۲۸ مئی کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے انتقال کے موقع پر آل انڈیا ریڈیو سے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی۔ پہلے اشلوک پڑھے گئے اور اس کے بعد اچانک بغیر کسی اعلان کے تلاوت شروع ہو گئی۔

جلسہ یوم خلافت

بقیہ صفحہ اول

نیز یہ کہ نہ صرف ہم خود اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور دعاؤں پر خاص زور دیں بلکہ نئی نسلوں پر بھی خلافت کی عظمت و اہمیت واضح کر کے اسے اس طور پر ان کے ذہن نشین کرائیں کہ وہ بھی کامل اطاعت، ایمان اور اعمال صالحہ نیز قربانی و ایثار اور دعاؤں میں شغف ... کے اوصاف سے متصف ہو جائیں اور پھر یہ اوصاف نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے اور انہیں نظام خلافت سے وابستہ کرتے چلے جائیں۔ اس طرح نظام خلافت مستحکم سے مستحکم تر ہو کر قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اور قیامت تک دنیا اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوتی چلی جائے گی۔

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے یوم خلافت منانے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ حضورؑ کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ قائم کرے گا۔ تاکہ حضورؑ کے ذریعہ جس نور کی تخم ریزی ہوئی ہے وہ نور خلفاء کے ذریعہ بڑھتے اور پھیلتے چلے جائیں۔ یہانتک کہ بیک وقت ساری دنیا ان سے فیضیاب ہونے لگے اور دنیا میں اسلام پورے طور پر غالب آ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ حضورؑ کے وصال کے معاً بعد حسب وصایا مندرجہ الوصیت جماعت کا قیام خلافت پر اجماع ہوا۔ اور خدائی تصرف کے ماتحت خلیفہ ... [illegible]

مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ ازاں بعد آپ نے اس امر کو واضح کیا کہ حسب وصایا مندرجہ الوصیت جماعت میں قیام خلافت پر اجماع کے بعد منکرین خلافت کا یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام نے خلافت کے قیام سے متعلق سرے سے کوئی وصیت نہیں کی اور یہ کہ الوصیت میں حضور نے جو کچھ رقم فرمایا ہے اس سے شخصی خلافت مراد نہیں بلکہ انجمن ہی حضور کی جانشین ہے اپنے اندر قطعاً کوئی وزن نہیں رکھتا۔ اس کے ثبوت میں آپ نے جہاں ایک طرف حضور علیہ السلام کی واضح اور غیر مبہم تحریرات پڑھ کر سنائیں وہاں دوسری طرف منکرین خلافت اور ان کے اکابرین کی بعض ایسی تحریریں بھی پیش کیں جو اس امر پر دال تھیں کہ پہلے وہ خود بھی اس امر کے قائل تھے کہ وصایا مندرجہ الوصیت میں خلافت علی منہاج نبوت کا ہی ذکر ہے اور اس سے مراد یقیناً یقیناً شخصی خلافت ہے۔

اس صدارتی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴